بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۲۶ احسان ۱۳۴۴ھش ۲۵ صفر ۱۳۸۵ھ ۲۶ جون ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۴۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۵ جون بوقت ۸ بجے صبح

کل تقریباً سارا دن حضور کو بے چینی رہی۔ رات کو بھی ایک بجے کے بعد بے چینی شروع ہوگئی۔ نیند کی دوائی دینے سے نیند آئی۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

• مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی آف کلکتہ کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ بہت زیادہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکرم سیٹھ صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

• مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع منٹگمری تاحال بیمار ہیں اور جنرل ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ اصل مرض کی پوری طور پر تشخیص نہیں ہو سکی ہے اور کمزوری بڑھ رہی ہے۔ احباب بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب موصوف کو شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین

• ضلع راولپنڈی کی مجالس انصار اللہ کا تربیتی اجتماع مورخہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ جولائی بروز جمعہ ہفتہ اتوار سوموار راولپنڈی میں منعقد ہو رہا ہے توقع ہے کہ انشاء اللہ اس اجتماع میں مرکز سلسلہ سے علمائے کرام کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھی شرکت فرمائیں گے۔ نزدیک کی جملہ مجالس سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

• شوریٰ انصار اللہ نے اس سال کے لئے اشاعت لٹریچر کا بجٹ چار ہزار روپے منظور کیا تھا۔ مجلس انصار اللہ لٹریچر کے ضمن میں مفید کام کر رہی ہے حسب سابق اس سلسلہ میں آپ کے تعاون کی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے تمام اراکین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ چندہ کی رقم جلد تر فراہم کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نفس کا تزکیہ نہیں ہو سکتا جب تک کسی مزکی نفس انسان کی صحبت میں نہ رہا جائے

جب کوئی تریاقی صحبت مل جاتی ہے تو اندرونی پلیدی رفتہ رفتہ دور ہونی شروع ہو جاتی ہے

"نہایت ہی بدقسمت ہے وہ انسان جو حق کی طلب کیلئے نکلے اور پھر حسن ظن سے کام نہ لے۔ ایک گلگو ہی کو دیکھو کہ اس کو مٹی کا برتن بنانے میں کیا کچھ کرنا پڑتا ہے۔ دھوبی ہی کو دیکھو کہ وہ ایک ناپاک اور میلے کچیلے کپڑے جب صاف کرنے لگتا ہے تو کس قدر کام اس کو کرنے پڑتے ہیں۔ کبھی کپڑے کو بھٹی پر چڑھاتا ہے کبھی اس کو صابن لگاتا ہے پھر اس کی میل کچیل کو مختلف تدبیروں سے نکالتا ہے آخر وہ صاف ہو کر سفید نکل آتا ہے اور جس قدر میل اس کے اندر ہوتی ہے سب نکل جاتی ہے۔ جب ادنیٰ ادنیٰ چیزوں کیلئے اس قدر صبر سے کام لینا پڑتا ہے۔ تو پھر کس قدر نادان ہے وہ شخص جو اپنی زندگی کی اصلاح کے واسطے اور دل کی غلاظتوں اور گندگیوں کو دور کرنے کے لئے یہ خواہش کرے کہ یہ پھونک مارنے سے نکل جائیں اور قلب صاف ہو جائے۔

یاد رکھو اصلاح کیلئے صبر شرط ہے۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ تزکیہ اخلاق اور نفس کا نہیں ہوسکتا جب تک کہ کسی مزکی نفس انسان کی صحبت میں نہ رہے۔ اوّل دروازہ جو کھلتا ہے وہ گندگی دور ہونے سے کھلتا ہے۔ جن پلید چیزوں کو مناسبت ہوتی ہے وہ اندر رہتی ہیں۔ لیکن جب کوئی تریاقی صحبت مل جاتی ہے تو اندرونی پلیدی رفتہ رفتہ دور ہونی شروع ہوتی ہے کیونکہ پاکیزہ روح جس کو قرآن کریم کی اصطلاح میں روح القدس کہتے ہیں اس کے ساتھ تعلق نہیں ہو سکتا جب تک کہ مناسبت نہ ہو۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ تعلق کب پیدا ہو جاتا ہے۔ ہاں خاک شو پیش ازانکہ خاک شوی پر عمل ہونا چاہیئے۔ اپنے آپ کو اس راہ میں خاک کرے اور پورے صبر اور استقلال کے ساتھ اس راہ میں چلے۔ آخر اللہ تعالیٰ اس کی سچی محنت کو ضائع نہیں کریگا اور اس کو وہ نور اور روشنی عطا کرے گا جس کا وہ جویاں ہوتا ہے۔ میں تو حیران ہو جاتا ہوں اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ انسان کیوں دلیری کرتا ہے جبکہ وہ جانتا ہے کہ خدا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۲۲۹-۲۳۰)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ جون ۶۵ء

اسلام ہمہ گیر اور صلح کن دین ہے

اسلام نے جو کہنا چاہیئے دینِ الٰہی کی آخری اور مکمل ایڈیشن ہے مذاہب کی تاریخ میں پہلی دفعہ نہایت صاف اور غیر مبہم الفاظ میں تسلیم کیا ہے کہ دنیا میں جو مذاہب رائج ہیں اگرچہ بعد میں ان میں خرابیاں مل جل گئی ہوں مگر اصل کے لحاظ سے وہ سب صداقت پر مبنی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں صاف لفظوں میں فرمایا ہے

ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔

یعنی دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں ہے اور نہ اب تک ہوئی ہے جس میں اللہ تعالےٰ نے اپنا نذیر نہیں بھیجا اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام مذاہب کی بنیاد حقیقت میں الہامی صداقت پر ہے۔ یہ ایک ایسا اصول ہے جو ایک مسلمان کو تمام مذاہب کا احترام کرنا سکھاتا ہے۔ پھر قرآن کریم نے یہودیوں اور عیسائیوں کو کھلے کھلے الفاظ میں دعوت دی ہے کہ

قل یاھل الکتٰب تعالوا
الٰی کلمۃٍ سواءٍ بیننا
و بینکم الا نعبد الا اللہ
ولا نشرک بہٖ شیئًا
ولا یتخذ بعضنا بعضًا
اربابًا من دون اللہ فان
تولوا فقولوا اشھدوا
بانا مسلمون۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مختلف غیر اسلامی بادشاہوں اور رؤسائے ملکی کو جو خطوط بھیجے اس میں بھی تقریباً قرآنِ کریم کے الفاظ میں سب کو دعوت دی گئی ہے۔ ان خطوط کے مخاطبین جہاں عیسائی اور یہودی ہیں وہاں ایران کے مجوسی بھی ہیں۔

الغرض اسلام نے ہر مذہب سے تعاون کی دعوت دی ہے اور ہر مذہب والوں سے عدل اور انصاف کے ساتھ سلوک کرنے کی تاکید کی ہے۔

لا یجرمنکم شنآن
قومٍ علی الا تعدلوا
اعدلوا۔

یعنی کسی قوم کی دشمنی بھی اس کے ساتھ عدل و انصاف کرنے سے روک نہیں ہونی چاہیئے۔ اسلام نے بعض دوسری آیات میں اس مسئلہ کے ہر پہلو کے متعلق ہدایات دی ہیں اور صاف صاف لفظوں میں دوسرے مذاہب کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تلقین کی ہے چنانچہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ اکثر مسلمانوں نے قرآن کریم کی تعلیمات اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کے اسوہ حسنہ کے پیشِ نظر صلح کلی کی بے نظیر مثالیں قائم کی ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ اس امر کو غیر اقوام کے انصاف پسند لوگوں نے بھی تسلیم کیا ہے اور یہ فیصلہ دیا ہے کہ اسلام کی تعلیمات اس بارہ میں بے نظیر ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی اس حقیقت کو اپنی تصانیف میں نہایت زور سے واضح فرمایا ہے۔ آپؑ نے اپنے ایک آخری مضمون میں جو "پیغامِ صلح" کے نام سے ایک مشترکہ جلسہ میں پڑھا گیا۔ اسلام کے اس اصول کی نہایت خوبی کے ساتھ وضاحت کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ اسلام کا خدا رب العالمین ہے اسلام کی کتاب ذکرٌ للعالمین ہے اور اسلام کا رسولؐ رحمۃٌ للعالمین ہے وہ غیر اقوام سے بغض و کینہ اور دشمنی کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ باوجود اختلافِ عقائد کے ہر ایک سے یکساں طور سے محبت اور عزت و احترام سے پیش آنے کی تلقین کرتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں اور کروڑہا لوگوں نے ان کو مان لیا ہے۔ اور دنیا کے کسی ایک حصہ میں ان کی محبت اور عظمت جاگزین ہو گئی ہے اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گزر گیا ہے۔ تو بس یہی ایک دلیل ان کی سچائی کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے تو یہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دلوں میں نہ پھیلتی۔ خدا اپنے مقبول بندوں کی عزت دوسروں کو ہرگز نہیں دیتا اور اگر کوئی کاذب ان کی کرسی پر بیٹھنا چاہے تو جلد تباہ ہوتا اور ہلاک کیا جاتا ہے۔

اسی بنا پر ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں۔ اگرچہ ہم دیکھتے ہیں کہ وید کی تعلیم پورے طور پر کسی فرقے کو خدا پرست نہیں بنا سکی اور نہ بنا سکتی تھی اور جو لوگ اس ملک میں بت پرست یا آتش پرست یا آفتاب پرست یا گنگا کی پوجا کرنے والے اور ہزارہا دیوتاؤں کے پجاری یا جین مت یا شاکت مت والے پائے جاتے ہیں۔ وہ تمام لوگ اپنے مذاہب کو وید ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں اور وید ایک ایسی مجمل کتاب ہے کہ یہ تمام فرقے اسی میں سے اپنے اپنے مطلب نکالتے ہیں تاہم خدا کی تعلیم کے موافق ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ وید انسان کا افترا نہیں ہے انسان کے افترا میں یہ قوت نہیں ہوتی کہ کروڑہا لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لے اور پھر ایک دائمی سلسلہ قائم کر دے"۔

(پیغامِ صلح ص۱۱)

اس عبارت میں حضور اقدسؑ نے اسلام کا وہ اصول پیش کیا ہے جس کی رو سے اسلام ہر دین کی بنیاد صداقت پر تسلیم کرتا ہے۔ اور ہر مذہب کے پیشوا کی عزت و احترام کرنا سکھاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کسی خاص قوم یا کسی خاص زمانے کے لئے مخصوص نہیں ہے بلکہ تمام زمانوں اور تمام اقوام کو اپنے احاطہ میں لیتا ہے۔ مگر اسلام سے پہلے مذاہب مکان و زمان سے مخصوص تھے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پھر ہم اس طرف رجوع کرتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم کیا ہے۔ واضح ہو کہ اسلام کا بڑا بھاری مقصد خدا کی توحید اور جلال زمین پر قائم کرنا اور شرک کا بکلی استیصال کرنا۔ اور تمام متفرق فرقوں کو ایک کلمہ پر قائم کر کے ان کو ایک قوم بنا دینا ہے۔ اور پہلے مذاہب جس قدر دنیا میں گزرے ہیں۔ اور جس قدر نبی اور رسول آئے ہیں۔ انکی نظر صرف اپنی قوم اور اپنے ملک تک محدود تھی۔ اور اگر انہوں نے کچھ اخلاق بھی سکھلائے تھے تو اس اخلاقی تعلیم سے ان کا مقصد اس سے زیادہ نہ تھا کہ اپنے ہی قوم کو ان کے اخلاق سے بہرہ یاب کریں۔ چنانچہ حضرت مسیح نے صاف صاف کہہ دیا کہ میری تعلیم صرف بنی اسرائیل تک محدود ہے۔ اور جب ایک عورت نے جو اسرائیلی خاندان میں داخل نہ تھی بڑی عاجزی سے ان سے ہدایت چاہی تو انہوں نے اس کو رد کیا اور پھر وہ غریب عورت کتیا سے اپنے تئیں مشابہت دے کر دوبارہ ہدایت کی مستدعی ہوئی تو وہی جواب اس کو ملا کہ میں صرف اسرائیل کی بھیڑوں کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ آخر وہ چپ ہو گئی۔ مگر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہیں نہیں کہا کہ میں صرف عرب کے لئے بھیجا گیا ہوں بلکہ قرآن شریف میں یہ ہے قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ یعنی لوگوں سے کہہ دے کہ میں تمام دنیا کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ مگر یاد رہے کہ حضرت عیسےٰؑ کا اس عورت کو صاف جواب دینا یہ ایسا امر نہیں ہے کہ اس میں حضرت عیسےٰؑ کا کوئی گناہ تھا بلکہ تمام ہدایت کا ابھی وقت نہیں آیا تھا اور حضرت عیسیٰؑ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی حکم تھا کہ تم خاص بنی اسرائیل کے لئے بھیجے گئے ہو اوروں سے تمہیں کچھ غرض نہیں۔ پس جیسا کہ ابھی میں نے بیان کیا ہے۔ حضرت عیسےٰؑ کی اخلاقی تعلیم بھی محض یہودیوں تک محدود تھی۔ بات یہ تھی کہ توریت میں یہ احکام تھے کہ دانت کے بدلہ دانت اور آنکھ کے بدلہ آنکھ اور ناک کے بدلہ ناک اور اس تعلیم سے صرف یہ غرض تھی کہ تا یہودیوں میں عدل کا مسئلہ قائم کیا جائے اور تعدی اور زیادتی سے روکا جائے۔ چونکہ بباعث اس کے کہ وہ چار سو برس تک غلامی میں رہ چکے تھے۔ ان میں ظلم اور سفلہ پن کی خصلتیں بہت پیدا ہو گئی تھیں پس خدا کی حکمت نے یہ تقاضا کیا کہ جیسا کہ انتقام اور بدلہ لینے میں ان کی شدت تھی ایک تشدد تھا اس کے دور کرنے کے لئے ایک تشدد کے ساتھ اخلاقی تعلیم پیش کی جائے۔ سو وہ اخلاقی تعلیم انجیل ہے جو صرف یہودیوں کے لئے ہے۔ نہ تمام دنیا کے لئے۔ کیونکہ دوسری قوموں سے حضرت عیسیٰؑ کو کچھ بھی غرض نہ تھی"۔

(ایضاً ص۲۲-۲۳)

اس عبارت میں سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی تنقیص نہیں کی گئی بلکہ بتایا گیا ہے آپؑ صرف بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور آپؑ کی بعثت اس لئے ہوئی تھی کہ یہود سخت دل اور تشدد پسند ہو گئے تھے آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے یہود کو نرم دل بنانے کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔

اس ضمن میں یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ یہودیوں نے سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور آپؑ کی والدہ کے برخلاف جو بہتان طرازی کی ہے قرآن نے اس کا جواب نہایت واضح الفاظ میں دیا ہے اور یہاں تک بتایا ہے کہ یہود کی مصیبتیں اسلئے بھی زیادہ کر دی گئی ہیں کہ انہوں نے ان عباد اللہ پر سخت قسم کے بہتان لگائے ہیں۔

الغرض سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام

(باقی صفحہ پر)

حفاظتِ دین کا فریضہ ادا کرنے کے تعلق میں انصار اللہ کی دو اہم ذمہ داریاں

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بالاستیعاب مطالعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی اتباع کیلئے صحابہؓ کے قائم کردہ نمونہ کی پیروی

مجلس انصار اللہ ربوہ کے اجلاس عام سے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا پُر اثر خطاب

مرتبہ مسعود احمد دہلوی

ربوہ — محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے پچھلے دنوں انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے علی الخصوص دو نہایت ہی اہم اور بنیادی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ انصار اللہ ہونے کی حیثیت میں ہماری دو اہم ذمہ داریاں یہ ہیں کہ اول تو ہم حقیقی اسلام سے آگاہ ہونے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بغور اور بالاستیعاب مطالعہ کر کے ان پر پورا عبور حاصل کریں اور دوسرے یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی اور صحیح اتباع کے بارے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قائم کردہ معیاری نمونہ کو اس حد تک اپنائیں کہ اس سے سرمو انحراف ہمارے لئے ممکن نہ رہے۔ ان دو بنیادی ذمہ داریوں کے بغیر ہم نصرت دین کا حق ادا کرنے کے قابل نہیں ہو سکتے۔

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف مورخہ ۱۷ جون ۱۹۶۵ء کو مجلس انصار اللہ ربوہ کے اجلاس عام میں صدارتی تقریر ارشاد فرماتے ہوئے انصار کو بیش قیمت نصائح سے نواز رہے تھے۔

اجلاس عام کی مختصر روئیداد

یہ اجلاس عام اس روز مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی زیر صدارت منعقد ہوا تھا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد جملہ انصار نے کھڑے ہو کر محترم صاحب صدر کی اقتدا میں اپنا عہد دہرایا۔

عہد دہرانے کے بعد سب سے پہلے محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے سادہ زندگی اور تربیت اولاد کی اہمیت پر تقریر کی۔ آپ نے اھدنا الصراط المستقیم کی تفسیر بیان کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ سادگی صراط مستقیم ہی کا دوسرا نام ہے۔ اور تکلفات نام ہے اس صراط مستقیم سے بھٹک جانے کا۔ آپ نے فرمایا سادہ زندگی اپنی ذات میں بے حد مفید ہے۔ سادہ زندگی بسر کرنے سے انسان کو دنیوی نقطۂ نگاہ سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن جب ایک مسلمان اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ہمارے آقا سرور کونین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی زندگی تکلفات سے مبرّا ہوتے ہوئے نہایت سادہ تھی خود سادہ زندگی بسر کرتا اور اسراف سے بچتا ہے۔ تو اسے سنت نبوی کی اتباع کا ثواب بھی ملتا ہے۔ اور اس طرح عظیم الشان روحانی برکات اس کے شامل حال ہوتی ہیں۔ تربیت اولاد کے ضمن میں آپ نے بتایا اولاد کی تربیت کے دو اہم ذرائع جو اسلام نے ہمیں سکھائے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ بچوں کے سامنے خود اپنا نیک نمونہ پیش کیا جائے۔ تاکہ وہ اس نمونہ سے متاثر ہو کر خود بھی نیک بنیں۔ دوسرے یہ کہ ان کی اصلاح اور دینی و دنیوی فلاح کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور بالالتزام دعائیں مانگی جائیں۔ دعا کی اہمیت واضح کرتے ہوئے آپ نے تربیت اولاد کے متعلق متعدد قرآنی دعائیں پڑھ کر ان کی تشریح فرمائی۔ اور اس طرح احباب کو سادہ زندگی بسر کرنے اور تربیت اولاد کا فریضہ پوری مستعدی کے ساتھ ادا کرنے کی پُرزور تلقین فرمائی۔

محترم قاضی صاحب کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے تقریر کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ انصار اللہ کا فرض منصبی نصرت دین ہے۔ دین کی نصرت آسان کام نہیں ہے۔ انسان محض اپنی کوشش سے نصرت دین کا فریضہ کما حقہ ادا کرنے کے قابل نہیں ہو سکتا اس کا انحصار اس امر پر ہے کہ اسے اللہ تعالےٰ کی تائید میسر آجائے اور تائید الٰہی کا حصول بجز تقوےٰ کے ہرگز ممکن نہیں۔ سو گویا تائید الٰہی کے بغیر نصرت دین کا فریضہ ادا نہیں ہو سکتا اور تقوےٰ کے بغیر تائید الٰہی انسان کے شامل حال نہیں ہو سکتی۔ پس ہمیں اول اور آخر متقی بننے کی کوشش کرنی چاہیئے اور ہر آن اس امر کا جائزہ لیتے رہنا چاہیئے کہ ہماری زندگیاں متقیانہ ہیں یا نہیں۔ یہ امر واضح کرنے کے بعد محترم مولانا صاحب موصوف نے تقوےٰ کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر نہایت احسن پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ اور احباب کو ہر طور پر تقوےٰ کی راہ پر گامزن ہو کر تائید الٰہی حاصل کرنے اور اس طرح نصرت دین کا فریضہ کامیابی سے ادا کرنے کی پُرزور تلقین فرمائی۔

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا خطاب

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے انصار اللہ سے خطاب کرتے ہوئے انہیں ان کی بعض اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے تقریر کے آغاز میں فرمایا انصار اللہ کی بہت سی ذمہ داریاں ہیں۔ انتظامی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ ہم گاہے گاہے اکٹھے ہوں باہم ایک دوسرے سے تعارف حاصل کریں۔ اور ایک دوسرے سے اللہ اور رسولؐ کی باتیں سنکر اپنے ایمانوں کو تازہ کریں۔ اور اس طرح اپنے فرائض سے آگاہ ہو کر انہیں بطریق احسن ادا کرنے میں کوشاں ہوں۔ اس بارہ میں بھی ربوہ کے انصار اللہ کی ذمہ داریاں باہر کے انصار اللہ سے زیادہ ہیں۔ زعیم صاحب اعلیٰ مجلس انصار اللہ ربوہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ہر دو ماہ میں ایک جلسہ منعقد کیا کریں تاکہ یہاں کے انصار کو اپنے فرائض سے آگاہ ہونے اور انہیں ادا کرتے میں سرگرم عمل رہنے کے مواقع میسر آتے رہیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے خطاب جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا۔ انتظامی ذمہ داریوں کے علاوہ بعض وہ ذمہ داریاں ہیں جو فرائض منصبی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان میں سے ایک بڑی اور اہم ذمہ داری کا اس وقت پہلے ذکر کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صدیوں کا گرد و غبار دور کر کے اسلام کا اصل اور نہایت ہی حسین چہرہ ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اب ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ ہم اسلام کی اس صحیح تعلیم کو جسے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے از سر نو پیش کیا ہے۔ اپنے آپ کو محافظ سمجھیں اور اس بات پر کڑی نگاہ رکھیں کہ غلط باتیں جماعت احمدیہ میں داخل نہ ہونے پائیں۔ اگر دیکھا جائے تو یہ نہایت اہم ذمہ داری ہے۔

یہ ذمہ داری ادا نہیں ہو سکتی جب تک ہم دو باتوں کو خاص طور پر مدنظر نہ رکھیں۔ اول یہ کہ ہمیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اسلام کا وہ حسین چہرہ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے رکھا ہے۔ فی الاصل ہے کیا۔ اس کے اصل اور حقیقی خدوخال کیا ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُرمعارف کتب کا جن میں آپ نے اس کے اصل خدوخال کو اجاگر کیا ہے بغور اور بالاستیعاب مطالعہ کریں اور اس بارے میں اس قدر تعہد سے کام لیں کہ اسلام کی اصل تعلیم ہمارے ذہنوں میں پورے طور پر مستحضر ہو کر ہمیں اس قابل بنا دے کہ عملی لحاظ سے ہمارے لئے اس سے سرمو انحراف ممکن ہی نہ رہے۔ اسلام کی اصل تعلیم سے آگاہ ہوئے اور اس پر کماحقہ عمل پیرا ہوئے بغیر ہم صحیح معنوں میں اس کے محافظ نہیں بن سکتے۔ اور نصرت دین کا فریضہ صحیح رنگ میں ادا کرنے کے قابل نہیں ہو سکتے۔

دوسرے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہوتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی اور آپؐ کی اطاعت کو لازم پکڑیں۔ کیونکہ قیامت تک کے لئے تمام ہی نوع انسان کے لئے اسوۂ حسنہ آپؐ کی ذات والا صفات ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان لوگوں کے نقش قدم پر چلیں جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں کمال حاصل کیا اور پھر خدا کے محبوب بنے وہ ہیں دو گروہ ایک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ رض۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل تعلق باللہ اور کامل اطاعت خداوندی اور اس کی محبوبیت کی بنا پر اسوۂ حسنہ ہیں۔ اور آپ کی پیروی اور اتباع ہم پر فرض ہے۔ اس کے بغیر ہم خدا کو نہیں پا سکتے اور اسکے محبوب نہیں بن سکتے۔ صحابہ کرامؓ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے میں ہمارے لئے نمونہ ہیں۔ انہوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دکھایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کس رنگ اور کس طریق پر کرنی چاہیئے اس لئے ہمارے واسطے ضروری ہے کہ ہم صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پر چل کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی میں کمال حاصل کرنے کی کوشش کریں تا کہ ہم خود بھی اللہ تعالےٰ کے محبوب بن سکیں۔

اِس موقع پر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "ایام الصلح" کا ایک پُر معارف اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضور علیہ السلام نے اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ اتباع نبویؐ میں کمال حاصل کرنے کے لئے دو ہی گروہ ہمارے لئے نمونہ ہیں ایک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا گروہ اور دوسرے مسیح موعودؑ کے صحابہؓ کا گروہ کیونکہ انہیں نورِ نبوت سے براہِ راست فیضیاب ہونے کا شرف حاصل ہے۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے مزید فرمایا اس میں شک نہیں کہ صحابہؓ کے بعد تابعین اور تبع تابعین اور ان کے بعد بھی ولی اللہ ہوئے ہیں جو مجاہدہ اور قربانیوں کے ذریعہ بلند مقامات پر فائز ہوئے لیکن اتباع نبوی کے لئے ہمارے واسطے نمونہ صحابہ کرامؓ ہی ہیں اور انہی کے نقشِ قدم پر چلنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ بعد کے زمانہ میں جو فیج اعوج کا زمانہ کہلاتا ہے جب صحابہؓ کو نمونہ قرار دینے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کا خیال محو ہو گیا تو پھر ایسے ایسے خود ساختہ بزرگ بھی پیدا ہوئے جن کے متعلق یہ خیال کر لیا گیا کہ یہ انسان کو ایک نگاہ میں ہی ولی بنا دیتے ہیں۔ حالانکہ روحانی ترقی بھی تدریجی ہوتی ہے اور اس کے لئے مجاہدہ اور قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے اِس قسم کے خیالات کہ انسان کسی کی ایک نگاہ پڑنے سے ہی ولی بن سکتا ہے مجاہدہ اور قربانیوں میں روک ثابت ہوتے ہیں جس کے نتیجہ میں بے عملی پیدا ہو کر انسان کو کاہل اور بے مصرف بنا کر رکھ دیتی ہے۔ پس اِس کے لئے ضروری ہے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کمال حاصل کرنے کے لئے صحابہ کرامؓ کو ہی نمونہ سمجھیں اور انہی کے نقشِ قدم پر چلیں۔ اس کے بغیر ہم اسلام کی حقیقی تعلیمات کے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دوبارہ ہمیں ملی ہیں محافظ ثابت نہیں ہو سکتے۔ پس حقیقی اسلام کی حفاظت کے لئے یہ دو باتیں از بس ضروری ہیں اوّل یہ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بالاستیعاب مطالعہ کر کے ان صحیح تعلیمات سے پورے طور پر آگاہ ہوں اور ان پر عبور حاصل کریں۔ دوسرے یہ کہ ہم صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پر چل کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کمال حاصل کرنے کی کوشش کریں تا کہ دنیا ان تعلیمات کی زندہ اور عملی تصویر ہماری زندگیوں میں دیکھ سکے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اِس کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضل سے ہمیں اِس قابل بنا دے کہ ہم صحیح معنوں میں حقیقی اسلام کے محافظ ثابت ہو سکیں۔

اِس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے اجتماعی دعا کرائی اور اِس طرح مجلس انصار اللہ ربوہ کا یہ اجلاسِ عام کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوا +

معجزۂ شق القمر اور ہندوستان

(از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ ایبٹ آباد)

گزشتہ دنوں مکرم شیخ عبد القادر صاحب حال سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور کی طرف سے مندرجہ بالا موضوع پر ایک نوٹ الفضل میں شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے سنسکرت ماخذ سے شق القمر کا حوالہ مانگا تھا۔ میں یہاں مہابھارت کے فارسی ترجمہ سے ایک حوالہ درج کرتا ہوں اور اسی طرح ایک اور کتاب کا حوالہ بھی جس سے سنسکرت ماخذ سے حوالہ تلاش کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

اکبر بادشاہ نے مہابھارت کا ترجمہ ۱۰۰۰ھ ہجری میں فارسی زبان میں کرایا تھا۔ اور ہندو اسے مستند سمجھتے ہیں یہ ترجمہ نولکشور پریس لکھنؤ کا فارسی میں طبع شدہ موجود ہے مہابھارت فصل سوئم شانت پرب موچھ دھرم یعنی فصل سوئم از شانت پرب کے صد ۴۲۵ جسے موچھ دھرم کہتے ہیں پر جو عبارت لکھی ہوئی ہے وہ درج ذیل ہے :-

"ہیچ عمل جز براستی نرسد و ہیچ پیرو مرشد برابر مادر خود نیست واز برہمن بزرگترے نیست و برہمناں زراعت نمی کنند و سوداگری نیستند و مدار اوقات ایشاں بر کرم مردم است و حاکم کہ برہمناں را چیزے نمی دہد آن حاکم دزد است چرا کہ بید و پران و اتہاس یعنی قصص دیرینہ از دہانِ او برمے آید و از دیوتا و رب برہمن بزرگ است بسبب آنکہ دعا ایشاں بر دیوتا و رب اثر مے کنند چنانکہ از دعائے بسوامتر حصہ ماہ.. شد و باز بدعائے او فرخ راپیوست"

ترجمہ :- کوئی عمل راستی کے بغیر خدا تک نہیں پہنچتا اور اپنی ماں کے برابر کوئی پیر و مرشد نہیں اور برہمن سے کوئی بڑا نہیں اور براہمن کھیتی باڑی اور تجارت نہیں کرتے ان کے گزر اوقات کا مدار لوگوں کے اعمال پر ہے اور جو حاکم برہمنوں کو نہ دے چور ہے کیونکہ بید۔ پُران اور اتہاس یعنی پرانے قصّے اس کے مُنہ سے نکلتے ہیں اور دیوتا و رب سے برہمن بڑا ہے بوجہ اس کے کہ اس کی دعا دیوتا اور رب پر اثر کرتی ہے۔ جیسا کہ بسوامتر کی دعا سے چاند ٹکڑے ہو گیا اور پھر اس کی دعا سے ہی مل گیا۔

دوسرا حوالہ مولوی محمد علی صاحب ساکن کچھراؤں (یو۔پی) کی کتاب کا ہے جو فارسی میں "سوط اللہ الجبار علیٰ متن الکفار" کے نام سے لکھی گئی تھی۔ یہ کتاب ۱۸۶۰ء میں شائع ہوئی گویا "سرمہ چشم آریہ" سے ۲۷ سال پہلے کی ہے جس میں بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے ہندوؤں کی کتب میں شق القمر کے ذکر ہونے کا تذکرہ فرمایا تھا۔ مولوی صاحب موصوف نے یہ کتاب منشی اندرمن مراد آبادی کے جواب میں لکھی تھی اور مطبع صدیقی میں طبع ہوئی اس میں وہ لکھتے ہیں :-

"مہابھارت در فصل موچھ دھرم بتصریح مذکور است یعنی دراں نوشتہ کہ وقتے حصۂ ماہ جدا شد و باز بہم پیوست"

(کتاب مذکور صفحہ ۱۷-۱۸)

ترجمہ :- یعنی مہابھارت میں موچھ دھرم کی فصل میں صراحتہً مذکور ہے اور لکھا ہے کہ ایک وقت چاند کا ایک حصّہ گر پڑا تھا اور پھر دوبارہ مل گیا تھا۔

یہ دونوں حوالے مولانا عبد الرحیم صاحب درد مرحوم نے الفضل مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۲۷ء میں بغیر ترجمہ کے شائع کرائے تھے میں نے ساتھ ان عبارات کا ترجمہ بھی درج کر دیا ہے تا انکے سمجھنے میں دقت نہ ہو۔

حال ہی میں "تاریخ الاعوان" کے نام سے ملک شیر محمد خان اعوان صدر میونسپل کمیٹی کالا باغ نے ایک کتاب لکھی ہے جو اشاعت منزل لاہور نے شائع کی ہے ۱۹۵۶ء میں لکھی گئی ہے اس میں لکھا ہے :-

"معجزہ شق القمر اور ہندوستانی وفد کی روایت بہت سے قدیم تذکروں میں ملتی ہے راجہ کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ راجپوتانہ کا راجہ بھوج تھا اور زیادہ لوگوں کا خیال ہے کہ وہ مالابار کا راجہ زیمورن سامری تھا۔ زیمورن خود بھی رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے وفد میں شامل تھا لیکن مکہ معظمہ میں پہنچنے سے پہلے ہی سرزمینِ عرب میں مر گیا۔ مرنے سے پہلے اس نے اپنے جانشین کے نام مسلمانوں کو ضروری مراعات دینے اور ان کے ساتھ ہمدردی کا برتاؤ کرنے کے لئے خط لکھ دیا تھا چنانچہ اس خط کی وجہ سے عرب مسلمان مالا بار کے ساحل پر آباد ہوئے اور ان کی نو آبادیاں قائم ہوئیں ابتک ٹراونکور دربار میں مہاراجہ کی تخت نشینی کے وقت زیمورن سامری کے اس وفد کا تذکرہ کیا جاتا تھا اور مہاراجہ حلف لیتے تھے کہ جب تک میرا چچا زیمورن سامری جو عرب گیا ہے واپس نہیں آتا ہے اس کی تلوار اور اس کا تخت بطور امانت میرے پاس محفوظ رہے گا۔ اکرام صاحب نے اپنی کتاب "چشمۂ کوثر" میں اس کا تذکرہ کیا ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ قیامِ عرب کے زمانہ میں وفد کے ایک ہندو ممبر مسلمان ہو گئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی درازیٔ عمر کی دعا کی تھی وہ حاجی رتن بابا کے نام سے مشہور ہوئے ...۔" (کتاب مذکور صفحہ ۴۶-۴۷)

ان حوالہ جات سے صاف واضح ہے کہ جو کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سلسلہ میں لکھا تھا وہ بالکل صحیح تھا۔

ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۲۶ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ "بھوج سوانح" میں بھی معجزہ شق القمر کا ذکر ہے اور لکھا ہے کہ پنڈت نند کشور نے معجزات پر گفتگو کرتے ہوئے اس کتاب کا حوالہ دیا تھا "بھوج سوانح" سنسکرت زبان میں ہے سنسکرت جاننے والے دوست اس حوالہ کے تلاش کرنے میں مدد دے سکتے ہیں اللہ تعالےٰ مدد فرمائے وھو المستعان۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

کی تعلیم خاص قوم اور خاص وقت کے لئے تھی چونکہ یہود کے دلوں سے رحم اور محبت اٹھ گئی تھی اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو نازل فرمایا تا کہ وہ ان کے مزاج میں اعتدال پیدا کریں مگر جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا عبارت میں بتایا گیا ہے عیسائیوں نے اس تعلیم کو غلو کی دوسری سرحد تک پہنچا دیا۔ اسلام اسی لئے تمام دنیا کے لئے ہے کہ اس میں معتدل تعلیم پیش کی گئی۔

بہرحال جتنے مذاہب اس وقت رائج ہیں ان سب کی اصل صداقت پر مبنی ہے اسلئے وہ سب سچے دین ہیں۔ البتہ ان میں امتدادِ زمانہ سے بعض برائیاں بھی مل گئی ہیں۔ اسلام تمام مذاہب سے صلح کا یہ اصول پیش کرتا ہے جن باتوں میں یہ تمام مذاہب متحد ہیں ان کو مدنظر رکھا جائے اور ہر ایک مذہب کے پیرو کے ساتھ عدل و انصاف پر مبنی سلوک کیا جائے جہاں اختلافات ہیں اس کو نظر انداز کر دیا جائے۔

(باقی)

سادہ زندگی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں

(مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے)

اشاعت اسلام کا عظیم الشان نصب العین تقاضا کرتا ہے کہ ہم اس کے لئے جائز خواہشات کو بھی جہاں تک چھوڑ سکیں چھوڑ دیں تا ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام بجالانے کا موقع مل سکے۔ اس حقیقت کو آج سے اکتیس سال پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے اپنی جماعت کے سامنے مطالبات تحریک جدید کی صورت میں رکھا اور اس کی غرض و غایت یہ بیان فرمائی۔

"اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کر دیں تا کہ جس وقت قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں۔ قربانی کے لئے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی جب تک تمہارے پاس سامان بھی مہیا نہ ہوں۔ ایک نابینا جہاد کا کتنا ہی شوق کیوں نہ رکھتا ہو اس میں شامل نہیں ہو سکتا"۔ (الفضل ۱۲ جون ۱۹۳۵ء)

اس مختصر سے ارشاد میں حضور ایدہ اللہ نے تبلیغ اسلام کے جہاد کے متعدد تقاضے بیان فرما دئے ہیں۔ مثلاً (۱) جماعت کے ہر مرد اور ہر عورت کو اس کے لئے تیاری کرنا ہے (۲) ساری جماعت کو قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہنا ہے (۳) قربانی کی اہلیت پیدا کرنے کے لئے مناسب تیاری اور مشق کی ضرورت ہے۔ صرف نیت کافی نہیں، ان تقاضوں کو شامل کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ "سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں" اشارہ کر رہا ہے کہ اس بنیادی مطالبہ پر عمل کئے بغیر ہم اپنے نصب العین میں کامیاب نہیں ہو سکتے پس ہر فرد جماعت کا فرض ہے کہ اس بنیادی مطالبہ کی تفاصیل اپنے ذہن میں رکھے اور اس کی ذیل میں جو ہدایات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں انہیں روزمرہ کی زندگی میں زیر عمل رکھے ان زریں ہدایات کی تعمیل کئے بغیر خدمت اسلام کی خواہش رکھنا ایک نابینا کے شوق جہاد کے مترادف ہوگا۔ پس قارئین کرام کے ازدیاد ایمان و عمل کے لئے میں مطالبہ سادہ زندگی کی تفاصیل کو تازہ کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ آج کی قسط میں اس اہم مطالبہ کے صرف ایک عنوان کو بیان کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے اور وہ ہے کھانے میں سادگی کا عنوان

کھانے میں سادگی

سادہ زندگی کے مطالبہ پر عمل کرنے کے لئے سب سے پہلے جس چیز کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے وہ ہمارے ہاں کھانے میں تکلفات اور بے جا اسراف ہے یہ درست ہے کہ غریبوں کے ہاں ایسا نہیں ہوتا لیکن امیروں کے ہاں بعض اوقات ایک ایک وقت کے کھانے پر اتنا خرچ اٹھ جاتا ہے جو کئی روز کی خوراک کے لئے کافی ہوتا ہے اور پھر وہ کھانے ضائع چلے جاتے ہیں اس مطالبہ کے اولین مخاطب امیر لوگ ہی ہیں جن کی ذرا سی توجہ سے ہزارہا روپے کی بچت ہو سکتی ہے ملک و جماعت جب موجودہ حالات جیسے مشکل حالات سے دوچار ہو تو تکلفات کی قربانی کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بارہ میں اسلام کے وضع کردہ اصول بیان کرتے ہوئے فرمایا

"سب کو ایک ہی کھانے کا حکم ہے تا امیر غریب میں کوئی امتیاز نہ رہے اگر دوست اس پر پوری طرح عمل کر لیں تو امیر کو اپنے غریب بھائی کی دعوت پر کسی قسم کی تکلیف نہ ہو گی اور اس طرح دعوتوں میں زیادہ دوستوں کو بلانے کا موقع مل سکے گا پہلے اگر دس دوستوں کو بلا سکتے تھے تو سادگی کی صورت میں تیس چالیس کو بلا سکیں گے اس کے برعکس امیر جب دعوت کرتے تھے تو پانچ دس کھانے پکانا ضروری سمجھتے تھے اور چونکہ کسی کے پاس لامحدود دولت تو ہوتی نہیں اس لئے مجبوراً صرف چند امیر احباب کو بلا لیتے تھے لیکن کھانے میں سادگی کی وجہ سے اتنی گنجائش ہو سکتی ہے کہ غریبوں کو بھی بلا لیں اور اس طرح دونوں کے لئے ایک دوسرے کے ہاں آنے جانے کا رستہ کھل گیا ہے۔ گو امیر و غریب کے ہاں کھانے میں گھی یا مصالحہ اور خوشبو کی کمی بیشی کا امتیاز رہ جائے لیکن کھانا ایک ہی نظر آئے گا اور یہ اس مسئلے کا مذہبی سیاسی پہلو تھا کہ دوئی کی روح کو مٹایا جائے اور یہ احساس نہ رہے کہ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ طبقے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء)

گویا کھانے میں سادگی اختیار کرنے سے جہاں معاشی اعتبار سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے وہاں اخوت بھائی چارہ کی اسلامی فضاء کو پیدا کرنے کے موقع بھی پیدا ہوں گے اور امیر و غریب کے درمیان جو بُعد طبقات کی بدولت پیدا ہو چکا ہے اس کا بخوبی ازالہ ہو سکے گا اس تجویز کو عملی جامہ پہناتے ہوئے جو مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں ان کے ازالہ کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف تجاویز پیش فرمائیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ

ایک کھانے کی تفصیل

بعض علاقوں میں جہاں کہ چاول اور سالن کے ساتھ پتلی دال یا اچار اور چٹنی بطور مصالحہ یا ہاضمون استعمال کرنے کا رواج ہے انہیں ایسا کرنے کی اجازت ہے۔ ناشتے کے بعد چائے تو گویا ایک ضروری جزو کی حیثیت اختیار کرتی جا رہی ہے اور پھر اس کا شمار کھانوں میں ہوتا بھی نہیں اس لئے اس کے ساتھ صرف کسی ایک چیز کے استعمال کی اجازت ہے بعض لوگوں کو کھانے کے ساتھ میٹھا کھانے کی عادت ہوتی ہے انکے لئے سالن کے علاوہ کسی میٹھی چیز کے پکانے کی اجازت ہے دودھ اور پھل صحت کے لئے بہت حد تک لازمہ کا رنگ رکھتے ہیں اسلئے انکو کھانوں میں شمار نہ کیا جائے گا۔ زمینداروں کے کھانے کے ساتھ مولی گاجر وغیرہ کھانے کا رواج ہے اسکی بھی اجازت ہے بیمار کے لئے کوئی پابندی نہیں ہوگی البتہ مہمان کے لئے ایک سے زائد کھانے تیار کئے جا سکتے ہیں۔ گو پسندیدہ یہی ہے کہ ایک ہی کھانا پیش کیا جائے لیکن تکریم ضیف کے پیش نظر ایک سے زائد کھانوں کی اجازت دی جا سکتی ہے البتہ جب مہمان کا قیام لمبا ہو تو ایک ہی کھانے پر اکتفا کی کوشش کی جائے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہمانی تین روز کی ہے

عیدین کا استثناء

عیدین کو اس اصول سے مستثناء کرنا ضروری تھا چنانچہ اس کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

"بے شک ایک کھانا کھانا چاہیئے یا زیادہ کی بھی اجازت ہو۔ یہ خود اپنی ذات میں پورے طور پر سادہ زندگی کے مفہوم کو ادا کرنے والے نہیں لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے یہی ثابت ہے کہ آپ ایک کھانا کھانے پر اکتفا کیا کرتے تھے الا ماشاء اللہ خاص دعوتوں یا عیدین کے موقع پر آپ نے ایک سے زائد کھانے کھائے تو یہ اور بات ہے۔ چنانچہ ان قیود سے عیدوں کو میں نے پہلے ہی مستثنیٰ کر دیا تھا کیونکہ رسول کریم صلی اللہ کے سامنے جب یہ سوال پیش ہوا تو آپ نے عیدین کے متعلق فرمایا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے کھانے پینے کے دن رکھے ہیں تو میں نے سادہ طعام کے متعلق جو ہدایات دی تھیں۔ اس میں یہ اصول مقرر کیا تھا کہ عیدوں پر ایک سے زائد کھانا کھانے کی اجازت ہے۔ ہاں لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق پھر بھی سادگی کو مدنظر رکھیں کیونکہ جب سادہ زندگی اصل کے طور پر ہے تو اس میں وسعت پیدا کرتے وقت بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔"

جمعہ کا استثناء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد میں عیدین کا استثناء کیا گیا تو اس پر بعض دوستوں کی تحریک پر جمعہ کو بھی ان کے ساتھ شامل کر لیا گیا۔ چنانچہ فرمایا

"پس میں اس بارہ میں جہاں پھر سادگی کی تاکید کرتا ہوں۔ وہاں میں بعض دوستوں کی متواتر تحریک پر دو مستثنیٰ بھی کر دیتا ہوں اور اس دن ایک سے زائد کھانا کھانے کی لوگوں کو اجازت دیتا ہوں مگر اس حد تک کہ اگر اس دن کوئی دوسرا کھانا کھا لے تو جائز ہوگا۔ یہ نہیں کہ ضرور اس دن ایک سے زائد کھانے پکائے جائیں اور اس استثنیٰ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس دن کئی کئی کھانے پکنے لگ جائیں۔ پس جمعہ کا میں استثناء کرتا ہوں اور اس دن دو کھانوں کی اجازت دیتا ہوں۔ کیونکہ جمعہ کے متعلق بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ ہماری عید ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۴ فروری ۱۹۳۸ء)

مختصر یوں کہا جا سکتا ہے کہ عملاً جتنی مشکلات کھانے میں سادگی اختیار کرانے کے سلسلہ میں پیش آ سکتی تھیں۔ ان کا حل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تجویز فرما دیا ہے۔ عیدین۔ جمعہ۔ خوشی کی تقاریب اور مہمان نوازی کے لئے ایک سے زائد کھانوں کی گنجائش رکھی گئی ہے اور عام دنوں میں صرف ایک سالن کی اجازت ہے۔ اس پر عمل کرنے سے ہم نہایت آسانی کے ساتھ کھانے میں سادگی پیدا کر سکتے ہیں۔

درخواست دعا۔ عزیزم چوہدری اقبال مصطفیٰ صاحب کابلوں عنقریب امریکہ سے بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان واپس آ رہے ہیں۔ احباب جماعت ان کی بخیریت واپسی کے لئے دعا فرمائیں۔ والسلام تاج الدین ناظم دارالفضل ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:- (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

(۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے۔ کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مثل نمبر ۱۸۸۴۲ میں ملک محمد اکرم ولد ملک محمد حسین صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بچکہ ڈاکخانہ بھیرہ ضلع سرگودھا حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۸/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اسوقت میری جائیداد تقریباً سات ایکڑ زرعی زمین اور ایک مکان پختہ موضع بچکہ ضلع سرگودھا میں واقع ہے جس کی قیمت اندازاً -/۴۰۰۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ لیکن میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۹۰ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری وفات کے بعد جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے جاری کی جائے۔

العبد۔ محمد اکرم کارکن دفتر خلافت لائبریری۔ ربوہ۔

گواہ شد۔ رائے شمشیر خاں جوئیہ

گواہ شد۔ مبارک احمد

مثل نمبر ۱۸۸۴۳ میں غلام فاطمہ بیوہ منشی محمد عبد الصمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن نیا میانہ پورہ شرقی ضلع سیالکوٹ حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ڈنڈیاں طلائی قیمتی -/۹۰ روپے اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں مجھے اپنے بچوں کی طرف سے گزارہ کے لئے تقریباً -/۷۰ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت کا نفاذ تاریخ تحریر سے فرمایا جائے۔ نوٹ حق مہر -/۳۲ روپے تھا جو کہ خرچ کر چکی ہوں۔

الامۃ۔ نشان انگوٹھا غلام فاطمہ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد۔ نصیر احمد ناصر

گواہ شد۔ مبشر احمد دار الرحمت وسطی

مثل نمبر ۱۸۸۴۴ میں کریم احمد نعیم ولد ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اسوقت بصورت ملازمت -/۵۵۰ روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمدنی کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ ماہوار آمدنی کا حصہ انشاء اللہ تعالیٰ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ کریم احمد نعیم بینسٹین فیکٹری ڈبلیو۔ پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی داؤد خیل ضلع میانوالی

گواہ شد۔ ڈاکٹر حشمت اللہ خان والد موصی

گواہ شد۔ ڈاکٹر محمد احمد خان برادر موصی

مثل نمبر ۱۸۸۴۵ میں حسین بی بی زوجہ چوہدری نور ماہی صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۹۸ شمالی ڈاکخانہ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ دو ڈنڈیاں ۱/۲ ۱ تولہ قیمت اندازاً -/۲۰۰ روپے جو کہ حق مہر میں دی گئی ہیں۔ اور اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد نہیں ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد حصہ جائیداد۔ داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے علاوہ یا اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت میری کوئی آمد نہیں اگر کبھی کوئی آمد ہوئی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ۔ نشان انگوٹھا حسین بی بی

گواہ شد۔ نشان انگوٹھا نور ماہی (خاوند موصیہ)

گواہ شد۔ محمود احمد

مثل نمبر ۱۸۸۴۶ میں ثریا بیگم زوجہ احسان الرحمٰن صاحب قوم چوغطہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے گزارے کی ذمہ داری میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے حق مہر -/۲۰۰۰ روپے بذمہ خاوند۔ کانٹے ایک جوڑی وزنی ایک تولہ قیمتی -/۱۵۰ روپے انگوٹھیاں چار عدد وزنی اندازاً ۱۵ ماشہ قیمتی -/۱۶۰ روپے کڑے ایک جوڑی وزنی دو تولے قیمتی -/۲۵۰ روپے گھڑی قیمت -/۱۵۰ روپے ہار وزنی ۱/۲ ۱ قیمت اندازاً -/۲۵۰ روپے کل مالیت -/۲۹۶۰ روپے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری وفات کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ کروں تو ایسی رقم حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ۔ ثریا بیگم

گواہ شد۔ احسان الرحمٰن (خاوند موصیہ)

گواہ شد۔ مولوی عبد الرحمٰن انور پرائیویٹ سیکرٹری

مثل نمبر ۱۸۸۴۷ میں زینب بی بی بیوہ چوہدری رحمت علی صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۶۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن حال جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اور میرے تین بچے آٹھ ایکڑ زمین میں حصہ دار ہیں۔ جو کہ چک ۱۱۷ ر۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور میں واقع ہے۔ میری منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جوڑی ڈنڈیاں طلائی وزنی تین تولہ۔ حق مہر میں اپنے خاوند کو زندگی میں بخش چکی ہوں قیمت تین تولہ زیور -/۳۶۹ روپے ہے میں اپنی اس زمین اور زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں یا مجھے ورثہ میں یا ترکہ میں حاصل ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اسوقت میری کوئی آمد نہیں نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا زینب بی بی

گواہ شد۔ علی محمد بقلم خود

گواہ شد۔ جمال الدین بقلم خود

مثل نمبر ۱۸۸۴۸ میں رشیدہ اختر زوجہ محمد مختار قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۳۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ دو جوڑی کانٹے طلائی وزنی دو تولہ دو ماشہ پانچ عدد انگشتری طلائی وزنی ایک تولہ ساڑھے تین ماشے حق مہر مبلغ پندرہ صد روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے قیمت زیورات وزنی ۳ تولے ساڑھے پانچ ماشے ۶۲.۶۹ ۴ روپے میں اپنے زیورات و حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں یا مجھے ورثہ میں یا ترکہ میں ملے تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی اس وقت میری کوئی آمد نہیں۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہوگا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

الامۃ۔ رشیدہ اختر بقلم خود

گواہ شد۔ علی محمد جھنگ صدر

گواہ شد۔ جمال الدین جھنگ

مسجد احمدیہ ڈنمارک میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے جن مخلص بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ چندہ اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ دیگر مخلصین بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

۱۲۲۔ محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر ربوہ .. ـ ۳۰۰ روپے

۱۲۳۔ محترمہ امۃ السلام صاحبہ بیگم بریگیڈیر محمد اقبال احمد صاحب راولپنڈی۔ .. ـ ۳۰۰ "

۱۲۴۔ " مجیدہ بیگم شاہنواز صاحبہ کراچی منجانب والدہ صاحبہ نواب محمد الدین صاحب مرحوم .. ـ ۳۰۰ "

۱۲۵۔ " اصغری بیگم صاحبہ بیگم شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی .. ـ ۳۰۰ "

۱۲۶۔ " آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب وہاڑی ضلع ملتان .. ـ ۳۰۰ "

۱۲۷۔ لجنہ اماء اللہ چک سکندر ضلع گجرات .. ـ ۳۰۰ "

۱۲۸۔ محترمہ زیب النساء صاحبہ اہلیہ شیخ بشارت احمد صاحب منڈی بہاؤالدین .. ـ ۳۰۰ "

۱۲۹۔ " فہمیدہ بیگم صاحبہ بیگم کیپٹن عطاء اللہ صاحب سرگودھا منجانب والد صاحب مرحوم .. ـ ۳۰۰ "

(نائب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

حصہ آمد کے موصی احباب

فارم اصل آمد پُر کر کے فوری واپس فرمائیں

حصہ آمد کے موصی احباب اور خواتین سے ان کی گزشتہ سال یکم مئی ۶۴ء لغایت ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء کی آمدنی معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد بھجوائے جا چکے ہیں جن احباب کو فارم پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے ابھی تک پُر کر کے واپس نہ کئے ہوں مہربانی کر کے وہ جلد پُر کر کے واپس فرمائیں۔ جن احباب کو فارم نہ ملے ہوں وہ فوری طور پر مطلع فرمائیں تاکہ ان کی خدمت میں فارم بھیجے جا سکیں اور اپنے موجودہ پتہ جات سے بھی اطلاع دیں۔

یہ امر کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ کہ حصہ آمد کے موصی احباب کے حسابات کی تکمیل کا انحصار ان فارموں کو پُر کر کے واپس کرنے پر ہے احباب ان فارموں کے پُر کر کے واپس کرنے میں جس قدر تاخیر کریں گے۔ اسی قدر دیر سالانہ حسابات ان کی خدمت میں بھجوانے میں ہو گی۔

جن احباب کی طرف سے پندرہ دن تک فارم پُر ہو کر نہیں آئیں گے۔ ان کی خدمت میں فارم اصل آمد دوبارہ بذریعہ رجسٹری بھجوائے جائیں گے جو بلا ضرورت زائد خرچ ہے۔ اس لئے ہر حصہ آمد کے موصی کو چاہیئے کہ جو فارم اصل آمد پہلی مرتبہ ان کی خدمت میں پہنچے اسے جلد سے جلد پُر کر کے واپس ارسال فرمائیں تاکہ دوبارہ رجسٹری پر خرچ نہ کرنا پڑے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواست دعا

میرے اکلوتے بھائی کفایت اللہ صاحب عرصہ ڈیڑھ ماہ ہوا ایک حادثہ کا شکار ہو گئے تھے اب ان کی پنشن کا جھگڑا درپیش ہے بظاہر پنشن پانے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی جملہ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ پسماندگان جو کہ دو معصوم بچے ایک بیوی بوڑھی والدہ اور ایک بہن پر مشتمل ہیں کا حافظ و ناصر ہو۔ (مسعودہ قریشی جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حافظ آباد۔

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں گیارہویں کلاس (پری میڈیکل پری انجینیئرنگ اور آرٹس) میں داخلہ مورخہ ۲۶ جون بروز ہفتہ شروع ہو کر ۳۰ جون تک جاری رہے گا۔ میٹرک میں ۶۰۰ سے اوپر وظیفہ کی حد تک نمبر حاصل کرنے والے طالب علم کی پوری فیس معاف کی جاتی ہے۔ پراسپیکٹس اور داخلہ فارم دفتر کالج سے حاصل کریں۔ انٹرویو کے وقت والد یا سرپرست کا ہمراہ ہونا لازمی ہے۔ داخلہ فارم پر پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ساتھ لگا کر ۲۶ جون سے قبل پیش کیا جائے۔

(مرزا ناصر احمد ایم اے (آکسن) پرنسپل)

داخلہ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین میں گیارہویں کلاس (آرٹس گروپ) کا داخلہ ۲۷ جون سے شروع ہو گا۔ اور ۵ دن تک جاری رہے گا۔ تمام درخواستیں مجوزہ فارم پر مع پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ۲۶ جون ۶۵ء تک پہنچ جانی ضروری ہیں۔ (داخلہ فارم اور پراسپکٹس دفتر کالج سے مل سکتے ہیں۔

مستحق اور ہونہار طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات دی جاتی ہیں۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود ہے انٹرویو روزانہ ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک۔

(پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ)

قیادت ضلع لاہور کے زیر اہتمام جلسے!

پہلا جلسہ بروز جمعرات مورخہ ۸ اپریل بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ کھریپڑ میں زیر صدارت سید محمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے خطاب فرمایا اور حاضرین کے سامنے حضورؑ کی تعلیم پیش کی۔ آپ کے بعد سید محمد علی شاہ صاحب نے مدلل اور مخصوص طریق پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی صداقت بیان فرمائی۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔

دوسرا جلسہ:۔ دوسرا جلسہ بروز ہفتہ ۱۰ اپریل بعد نماز مغرب موضع ہانڈو گوجر میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم چوہدری صفدر علی صاحب قائد مقامی نے محترم صدر صاحب کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا آپ کے بعد محترم شیخ عبدالقادر صاحب مربی ضلع لاہور نے صداقت مسیح موعود کے موضوع پر حاضرین سے خطاب فرمایا آپ کے بعد محترم صاحب صدر نے رحمۃ للعالمین کے مقدس موضوع پر تقریباً سوا گھنٹہ ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ جس میں آنمحترم نے اپنے محبوب اور محسن آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عقیدت کے پھول پیش کئے۔ ارد گرد کی جماعتوں کے احباب کافی تعداد میں آئے ہوئے تھے جلسہ گاہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا نیز جلسہ گاہ کو بجلی کے قمقموں سے سجایا گیا تھا۔

تیسرا جلسہ:۔ یہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ۲۹ اپریل بعد نماز مغرب شاہدرہ میں ہوا جلسہ کی صدارت محترم امیر صاحب گوجرانوالہ نے فرمائی تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی نور الحق صاحب انور نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر پرجوش علمی تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد مولوی غلام باری صاحب سیف نے اسوہ کامل صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آخر میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے سید المرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور درخشندہ حیات مقدسہ کو پیش کیا۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ اس جلسہ میں غیر از جماعت احباب نے بھی کثرت سے شمولیت فرمائی تھی۔ ...... لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ (قائد ضلع لاہور)

تریاقِ اٹھرا علاج اٹھرا کے لئے مکمل کورس پندرہ روپے - نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے مکمل کورس پندرہ روپے - خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

چندہ مسجد ڈنمارک اور لجنات اماء اللہ کا فرض!

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۲۲ جون تک مسجد ڈنمارک کے وعدہ جات ایک لاکھ انتالیس ہزار اور چندہ کی وصولی ایک لاکھ تیرہ ہزار ہو چکی ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے وصولی کی رفتار خوشکن ہے وہاں وعدہ جات کی رفتار سست ہے چندہ دہندگان کی تفصیل دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھی لجنہ کی طرف سے سو فیصدی ممبرات کے وعدہ جات وصول نہیں ہوئے اس لئے ہر لجنہ اماء اللہ کی عہدہ داران سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی لجنات کے وعدہ جات کا از سر نو جائزہ لیں اور جن ممبرات نے ابھی تک وعدہ جات نہیں لکھوائے ان سے وعدہ جات لے کر بھجوائیں۔ اور کوشش کریں کہ ایک احمدی بہن بھی ایسی نہ ہو جو اس سعادت سے محروم رہ جائے۔ مسجد کے لئے چندہ کی پیشکش حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پچاس سالہ دور خلافت پر خدا تعالیٰ کے حضور شکرانہ کے طور پر لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کی طرف سے ہوئی ہے اس لئے انہیں اس چندہ کی وصولی کے لئے پوری کوشش سے کام کرنا چاہیئے تا جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء تک ہم دو لاکھ کی رقم پوری کر لیں۔

جہاں لجنات قائم نہیں وہاں کی احمدی خواتین اگر میرا اعلان پڑھیں تو براہ راست میرے نام اپنا وعدہ اور چندہ بھجوا دیں۔

اسی طرح دیہات میں چونکہ خواتین خواندہ نہیں وہاں کے مربیان اور سیکرٹریان مال کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس سلسلہ میں میری مدد فرماویں اور دیہات کی خواتین سے مسجد ڈنمارک کے لئے چندہ جمع کر کے بھجوائیں۔

خاکسارہ مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

حکومت، ہندوستان کے ہر حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے

ایوب ہال۔ ۲۵ جون۔ پارلیمانی سیکرٹری دفاع ملک محمد قاسم نے کل قومی اسمبلی میں یقین دلایا کہ حکومت ملک کے دونوں حصوں میں ہندوستان کے ہر حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

انھوں نے اپوزیشن کے جناب حسن اے شیخ کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کو پاکستانی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے زبردست اجتماع کا علم ہے اور وہ ہر حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے انھوں نے ان اقدامات کا انکشاف کرنے سے انکار کر دیا جو حکومت پاکستان ہر حملے کی صورت میں کرے گی۔ انھوں نے کہا کہ اس کا انکشاف کرنا عوامی مفاد کے خلاف ہے مسٹر شیخ کے ایک اور سوال کے جواب میں انھوں نے کہا کہ وہ عوامی مفاد کے پیش نظر اس سوال کا جواب دینے سے قاصر ہیں۔ مسٹر شیخ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ فوجی ضروریات کے لئے جو سامان خریدا گیا ہے وہ کتنی مالیت کا ہے اور کن ملکوں سے خریدا گیا اور کن کے ذریعے سے خریدا گیا ہے۔

بھارت کا لڑاکا طیارہ کراچی کے قریب اتار لیا گیا

دشمن طیارہ پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کر رہا تھا

پشاور ۲۵ جون۔ پاکستانی فضائیہ کے طیاروں نے کل کراچی کے قریب بھارت کی فضائیہ کا ایک جیٹ لڑاکا طیارہ اتار لیا۔ یہ طیارہ پاکستان کے علاقے پر ناجائز پرواز کر رہا تھا۔ پاکستان کی فضائی سرحدوں کے محافظوں نے اسے دیکھ لیا۔ پاک فضائیہ کے طیاروں نے بھارتی طیارے کو گھیر لیا اور اس کو سرحد سے ۶ میل دور ایک مقام پر اترنے پر مجبور کر دیا۔

پشاور سے کل ایک اعلان جاری کیا گیا جس میں بتایا گیا ہے کہ آج صبح بھارت کی فضائیہ کے ایک جیٹ لڑاکا طیارہ نے کراچی کے جنوب مغرب میں پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی۔ پاکستانی فضائیہ کے طیاروں نے اس طیارہ کا راستہ روک لیا اور اسے پاکستانی حدود کے ساٹھ میل اندر ایک مقام پر اتار لیا۔

بھارتی فضائیہ کے طیارے اس سے قبل بھی متعدد بار پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کر چکے ہیں۔ ان واقعات کے خلاف حکومت پاکستان بھارت سے احتجاجات کر چکی ہے۔ حال ہی میں بھارت کے لڑاکا طیاروں نے رن کچھ کے متنازعہ علاقہ پر متعدد بار غیر قانونی پرواز کی ہے

۱۰ اپریل ۱۹۵۹ء کو عید کے دن بھارتی فضائیہ کے کینبرا طیارے نے پاکستان کی فضائی حدود کی جان بوجھ کر خلاف ورزی کی تھی۔ غالباً اس خیال سے کہ پاکستان کی فوج عید منا رہی ہوگی۔ یہ طیارہ پاکستان کی سرحد میں ۱۵۰ میل اندر تک آ گیا تھا۔ اور جب اس طیارے نے راولپنڈی کا رخ کیا تو پاکستان کے ایک سیبر جیٹ لڑاکا طیارہ نے مداخلت کی اور ہواباز کو طیارہ اتارنے کی ہدایت کی جس کو نظر انداز کر دیا گیا۔ اس کے بعد انتباہی گولیاں چلائیں لیکن جب اس کا بھی اثر نہ ہوا تو مجبوراً طیارہ کو مار گرایا گیا۔

انگلستان میں پاکستانی کرکٹ کھلاڑی سعید احمد کی شاندار کامیابی

لندن ۲۵ جون۔ پاکستان کے ممتاز کرکٹر سعید احمد نے انگلستان میں نہایت عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا ہے انھوں نے نیلسن کی جانب سے لنکا شائر لیگ اور کپ ڈیل کے میچوں میں کھیل کے ہر شعبے میں جس چابکدستی اور مہارت کا ثبوت دیا ہے اس پر برطانوی اخبارات ان کی بہت تعریف کر رہے ہیں۔ ایک میچ میں انھوں نے ۵۰ رنز دے کر ۵ وکٹیں حاصل کیں اور ۶۳ رنز بنائیں۔

صدر ایوب کی طرف سے افریشیائی کانفرنس مقررہ وقت پر منعقد کرانے کی کوشش

افریشیائی وزرائے خارجہ کی کانفرنس ملتوی کر دی گئی

لندن ۲۵ جون۔ صدر محمد ایوب خان بھارت کی زبردست مخالفت کے باوجود یہ کوشش کر رہے ہیں کہ دوسری افریشیائی کانفرنس مقررہ وقت پر منعقد ہو۔ یہ کانفرنس ۲۹ جون کو الجزیرہ میں ہونے والی ہے مگر الجزائر میں فوجی انقلاب رونما ہونے کے باعث اس کانفرنس کے انعقاد کے امکانات کم ہو گئے ہیں۔

ادھر الجزیرہ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ افریشیائی وزرائے خارجہ کی کانفرنس اب ہفتہ کو ہوگی۔ یہ کانفرنس آج ہونے والی تھی۔ اور اس میں دوسری افریشیائی کانفرنس کے بارے میں اہم امور کا فیصلہ کیا جانے والا تھا۔ مگر گزشتہ رات اعلان کیا گیا کہ وزرائے خارجہ کی کانفرنس ایک دن تاخیر سے شروع ہوگی۔ لیکن آج مزید ایک روز کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے۔

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق لندن میں کل صدر ایوب کی درخواست پر دولت مشترکہ کے افریشیائی ملکوں کے صدروں اور وزرائے اعظم کے دو اجلاس ہوئے جن میں وزیر خارجہ مسٹر بھٹو کی اس تجویز پر غور کیا گیا کہ الجزائر کانفرنس مقررہ وقت پر ہونی چاہیئے اور لندن میں موجود افریشیائی سربراہوں کو اس میں شرکت کا اعلان کرنا چاہیئے۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری کی طرف سے پاکستان کی تجویز کی شدید مخالفت کی گئی، انہوں نے کہا کہ صرف پاکستان، چین، متحدہ عرب جمہوریہ اور انڈونیشیا اس بات کے خواہشمند ہیں کہ کانفرنس مقررہ وقت پر ہو حالانکہ الجزائر کی خطرناک صورت حال کے پیش نظر دوسرے تمام ممالک اسے ملتوی کر دینا چاہتے ہیں۔

درخواست دعا

خاکسار ان دنوں بہت سی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ کاروبار کے سلسلہ میں سوا تین ہزار روپے کا نقصان بھی ہو گیا ہے۔

نیز میری بچی عزیزہ بشریٰ تسنیم کی بازو کی ہڈی گرنے کی وجہ سے اتر گئی ہے۔ اسے بہت تکلیف ہے۔ احباب جماعت درویشان قادیان اور صحابہ کرام سے پُر درد دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو ہر قسم کے ابتلاء سے محفوظ فرمائے آمین اللّٰہم آمین

(محمد شریف لاہور ٹرانسپورٹ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴